بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ علیٰ احسانہ ،اللہ العزت کا مجھ پر بڑا ہی فضل وکرم اور انعام ہوا کہ اللہ پاک نے دین کی طرف میلان عطا فرما دیا حالانکہ والد مرحوم کے انتقال کے بعد سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے زمانے کی فضاؤں سے متاثر ہو کر دین سے دوری ہی رہی ،پیکیجز میں ملازمت کے دوران اچانک مئی 1973ء کے وسط میں رات کی شفٹ تھی درمیان رات بیرا ناشتہ پوچھنے آیا تو اس سے ناشتہ پاور ہاؤس کنٹرول روم میں لانے کے لئے کہا وہاں مجاہد پرویز کے ساتھ ناشتہ کیا تو اس کے پاس ایک موٹی کتاب دیکھی ۔ہاتھ میں لیا تو وہ ترجمان القرآن مولانا ابوالکلام آزاد کی تھی ۔دل میں ایک آواز آئی اسکو بھی پڑھکر دیکھ لو۔مجاہد پرویز سے اسکے پڑھنے کی اجازت لی اور تفسیر سورۃ فاتحہ ام القرآن پڑھتے ہی دل کی کایا پلٹ گئی۔توبہ وندامت غالب ہوئی اور نماز شروع کردی۔ جب محلّے کی مسجد سے تعلق ہوا تو مولانا نور محمد ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع مسجد اونچی آرائے بازار کے درس قرآن نے دل جیت لیا۔نوجوان جامع اشرفیہ سے فارغ تحصیل ،بہت ہی آسان اچھے طریقہ سے عام فہم انداز میں درس دیتے تھے۔ ماشاء اللہ متّقی پرہیزگار بہت صفات والے ۔ان سے محترم حضرت جی مولانا غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ بارہا سنا کہ عجیب شخصیت ہیں۔

دوسری شخصیت جن سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا وہ حاجی عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کو میں اپنا محسن عظیم مانتا ہوں۔ انتہائی سادہ زندگی ریلوے میں بجٹ برانچ میں ملازمت تھی ۔بہت ہی پاکیزہ زندگی ،دل میں اثر کرنے والی باتیں ۔ائرپورٹ کے قریب شیر خان روڈ پر رہائش پذیر تھے۔آرائے بازار اکثر تشریف لاتے تھے اور مسجد والے ان کو بہت محبت عقیدت سے یاد کرتے تھے۔محترم حضرت جی مولانا غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت بھی حاصل تھی ۔ مجھے ان سے بہت زیادہ محبت ہوگئی اور اکثر و بیشتر ان کی خدمت میں حاضری دیتا اور بہت فائدہ محسوس ہوتا۔ میری ابتدائی دینی تربیت میں سب سے زیادہ دخل ان ہی کا رہا اور ان ہی کی ترغیب سے محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ سے اور تبلیغی جماعت سے تعلق ہوا۔محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ سردیوں میں لاہور تشریف لایا کرتے تھے۔

لاہور میں حلقہ ذکر محترم استاد جی قاری غلام مؤمن رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کرایا کرتے تھے۔ پہلے حاجی عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے انکی خدمت میں جانے کے لئے کہا۔وہ بھی عجیب شخصیت تھے سادہ زندگی توجہ میں بڑی قوی تاثیر اللہ العزت نے عطا فرما رکھی تھی ۔حلقہ ذکر میں بہت فائدہ ہوتا تھا۔ بڑی قناعت پسند متوکلانہ طریقہ زندگی گزارتے تھے۔ محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ بہت ہی محبت وعقیدت سے فرماتے رہتے تھے۔

لاہور میں اور بھی محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق والے احباب سے جب تذکرے سنے تو پھر بٹ گرام کا سفر کیا اور محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ جیسا سنا تھا اس سے زیادہ بہتر پایا۔ پہلے ہی سفر میں تصوف کی حقیقت سمجھا دی اور اسکو سادہ آسان طریقہ سے سہل الحصول بنا دیا۔دل کی کیفیت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ سادہ سادہ باتیں دل کی گہرائی میں اترتی چلی گئیں۔شریعت کی پابندی سنت کا اتباع اصل مقصود فرماتے تھے۔ طریقت شریعت کی لونڈی ہے، طریقت شریعت کے تابع ہے، طریقت شریعت کی معاون ہے طریقت شریعت پر ڈالنے کے لئے ہے ۔۱۹۷۴ء سے ۱۹۹۷ء تک بہت قریب سے محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے کا موقع اللہ العزت نے عطا فرمایا زندگی کا ہر ہر پہلو شریعت مطہرہ کے مطابق پایا۔ باریکیوں تک سنت مستحبات تک کی پابندی سکھلانا آپ کی عادت مبارکہ تھی ۔الحمد للہ تربیت عملی تھی خود ماشاء اللہ فقیہ تھے اور اس میں گہری نظر تھی ۔شریعت و طریقت کے جامع کمالات تھے۔اللہ پاک آپ کی قبر مبارک کو نور سے منور فرمائے بہترین طرز تربیت تھا۔محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ شفقت فرماتے تھے ۔

۱۹۷۴ء میں کسی وقت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہ سید پوریہ ربانیہ سے قلبی تعلق قائم ہوا۔ غالباً دسمبر ۱۹۷۶ء میں میرے محسن مربی جناب حضرت مولانا غلام ربانی نور اللہ مرقدہ نے اجازت مرحمت فرمائی کہ یہ اعزاز نہیں بلکہ مخلوق کی خدمت ہے۔مزید ارشاد فرمایا کہ کام کرو گے تو تمہاری بھی اصلاح ہوجائے گی یہ اجازت تکمیل کی علامت نہیں ہے۔اس کے بعد اکثر فرماتے رہے کام کرو ورنہ پوچھ ہوگی۔اس طرح حضرت جی قدس اللہ سرہ کی منشاء مبارک پر اس کام کو سعودی عرب کے قیام کے دوران شروع کیا۔ اللہ پاک کا شکر ہے کہ کبھی بھی کسی کو اپنے سے بیعت کے لئے نہیں کہا نہ اشارتاً نہ کنایۃً ۔صرف اپنے حضرت جی قدس اللہ سرہ کے حکم کی تعمیل میں مناسبت ومحبت واطمینان ہونے پر بیعت کرتا رہا اور اپنی اصلاح کی بھی کوشش میں رہا۔جس کسی نے بھی بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اس کو اس طرف متوجہ کیا کہ پہلے بیعت کی ماہیت ومقصد کو اچھی طرح سمجھ لیں اور جس جگہ بھی اطمینان قلبی ہوجائے محبت ومناسبت ہوجائے بیعت کرلیں۔اس طرح ہمارا یہ سلسلہ سادگی کے ساتھ چلتا رہا۔

سعودی عرب کے قیام کے دوران اللہ پاک نے مزید فضل فرمایا اور حضرت مولانا سعید احمد خانصاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شفقت ومحبت نصیب ہوئی ، جو الحمد للہ حضرت کے وصال تک رہی ۔چونکہ ابتدا ہی سے محترم حاجی عبدالمجید صاحب کی برکت سے تصوف اور تبلیغ دونوں سے مناسبت رہی ۔اس لئے مولانا سعید احمد خانصاحب سے ایک دن تنہائی میں نے عرض کیا کہ میرا سلسلہ نقشبند سے بھی تعلق ہے تو فرمایا مجھے یہ سب معلوم ہے، تمہارا سلسلہ بالکل حق پر ہے تمہارے شیخ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میں نے عرض کیا بعض تبلیغ وامے تصوف کے تعلق کے خلاف سخت باتیں کر جاتے ہیں، تو فرمایا نابالغ بلوغ کی لذت کو کیا جانے؟ تم ان کی باتوں کی پرواہ نہ کرو اور دونوں کام کرو۔ حضرت مولانا عبدالعزیز دوآ جو رحمتہ اللہ علیہ دونوں کام کرتے تھے۔ میں ہند ، پاکستان اور بنگلہ دیش کی سب خانقاہوں میں جاتا ہوں۔

الحمدللہ بتوفیق الٰہی دونوں طرف کے بزرگوں کی شفقت سے دونوں طرف چلتا رہا۔اب عوارض کی وجہ سے زیادہ مجاہدہ نہ کرسکنے کی وجہ سے تصوف ہی میں یکسوئی ہوگئی ہے۔اللہ پاک مختلف مقامات کے مختلف احباب کو متوجہ فرمارہے ہیں اور خود ہی تربیت کا انتظام فرمارہے ہیں۔

اللہ پاک کا شکر ہے خود کو کبھی بھی خطا سے بری نہیں سمجھا۔اپنی اصلاح سے غافل نہیں ہوں اپنے بڑوں کی نگرانی میں ابھی تلک پوچھ پوچھ کر چل رہا ہوں۔اس زمانے کے اہل علم، اہل دل اور اہل تقویٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اپنے حضرت جی رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں اس امید پر یہ کام کر رہا ہوں کہ موت سے پہلے میری بھی اصلاح ہو جائے۔اللہ پاک ہی لوگوں کو لا رہے ہیں اور تربیت کا انتظام فرمارہے ہیں۔اللہ پاک کا شکر ہے کہ کبھی بھی اپنی طرف کسی کو دعوت نہیں دی۔نہ ہی کبھی اتنا مجمع جمع کرنے کی خواہش کی ہے۔اللہ پاک مزید شکر ہے کہ اس زمانے کے اکابر علماء کرام اور مشائخ اس طرز پر مطمئن ہیں الحمدللہ۔

محترم حضرت جی رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت انداز بہت ہی سادہ تھا ان ہی کی طرز پر جیسے بھی میری سمجھ میں آتا ہے احباب سے عرض کرتا رہتا ہوں۔احوال، مواجید اور کشف وکرامات کے تذکروں سے بھی مجتنب رہنے کی تاکید کی جاتی ہے، کیونکہ یہ مقاصد تصوف میں سے نہیں ہیں، زندگی کے ہر شعبہ میں شریعت مطہرہ کی پابندی کی تاکید کی جاتی ہے۔ غیر اختیاری احوال کبھی ہوتے ہیں کبھی نہیں۔کسی کو ہوتے ہیں کسی کو نہیں۔ہر شخص کا ذوق دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اللہ پاک سب کی تسلی فرما ہی دیتے ہیں۔

حضرت جی قدس اللہ سرہ کی اجازت کی بنا پر بعض احباب کو اجازت بھی دی ہے۔چونکہ یہ اجازت غلبہ ظن کی بنا پر دی جاتی ہے اور اُس وقت کی حالت کی بنیاد پر دی جاتی ہے، اسلئے اگر مجاز شریعت مطہرہ کی پابندی کے ساتھ اسی سادہ ترتیب پر، اللہ پاک کی رضا جوئی کے لئے کام کرتا رہے گا تو اللہ پاک مزید ترقیات نصیب فرماویں گے، اور اگر خلاف شریعت امور میں اصرار سے توبہ کئے بغیر مشغول رہا تو اس اجازت کی برکت ختم ہو جائے گی۔اللہ پاک اپنی حفاظت میں رکھیں۔یہ کام ڈرتے ڈرتے کرنے کی ضرورت ہے۔جن احباب کو اجازت دی ان میں سے بعض نے سلسلہ کی اشاعت کا کام شروع کیا اور اللہ العزت ان سے کام لے رہے ہیں۔بعض احباب نے ابھی یہ کام شروع نہیں کیا گو وہ بھی اس قابل ہیں، جب بھی شروع کریں گے انشاءاللہ سلسلہ کی برکات شروع ہو جائیں گی۔

مختلف مقامات پر ذکر کے حلقے بھی بتوفیق الٰہی ہو رہے ہیں جن میں بعض مقامات پر خود شریک ہوتا رہتا ہوں اور بعض جگہ اجازت یافتہ احباب حلقے کرا رہے ہیں۔یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مربی حقیقی فقط اللہ ہی کی ذات ہے، وہ جب جس کو چاہتے ہیں استعمال فرمالیتے ہیں۔اللہ کی محبت میں اللہ کے لئے مل بیٹھنے پر تربیت کا نظام شروع ہو جاتا ہے۔مشاہدہ بتا رہا ہے کہ جو بھی سچی طلب کے ساتھ شریک ہوتا ہے اللہ پاک اس کو محروم نہیں فرماتے۔ الحمدللہ بتوفیق الٰہی لوگوں کو فائدہ بھی ہو رہا ہے۔عقیدت ومحبت اور شیخ پر اعتماد ترقی کا زینہ ہے۔اور اس سے محرومی خسارے کا باعث ہے۔اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔اس لئے اجازت یافتہ احباب بھی اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے اپنی اصلاح کی فکر کرتے ہوئے محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے اس کام کو کریں۔مستقل اپنا محاسبہ کرتے رہیں اور دیگر احباب بھی اپنے مربی شیخ پر اعتماد کرتے ہوئے اجازت یافتہ احباب کی دل سے قدردانی کریں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کریں۔اگر کسی سے کسی وجہ سے اعتقاد نہ ہو سکے تو بھی اس پر اعتراض نہ کریں۔کیونکہ یہ اعتراض تو شیخ پر اعتراض ہوگا۔اعتراض فیض سے محرومی کا باعث ہوتا ہے۔ہر شخص اپنے عیبوں پر نظر رکھے تو اصلاح ہوتی رہے گی۔خواہ مخواہ دوسروں پر تنقید سے بچنا چاہئے۔دوسروں کے عیب تو اس لئے نظر آتے رہیں گے کہ ہم ابھی اصلاح یافتہ نہیں ہیں بلکہ اصلاح کے راستہ میں چل رہے ہیں۔جس کی نظر اپنے عیبوں پر ہوتی ہے اس کو دوسروں کے عیب دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔عیب تو اللہ پاک کی ایک نظر رحمت کے جھونکے سے یکدم صاف ہو جائیں گے، اگر دل میں ندامت ہوگئی۔دوسروں کے عیب تو نظر آتے ہیں لیکن اسکی دلی ندامت ہمیں نظر نہیں آتی، جس پر اللہ پاک کی شان غفاری متوجہ ہوتی ہے۔اس لئے کسی بھی مسلمان سے بدگمانی نہیں کرنی چاہئے۔اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرما کر عیب بینی سے بچالیں۔اخلاص والوں کے لئے ترقی ہی ترقی ہے اللہ پاک اخلاص کی حقیقت نصیب فرمادیں۔

اب عوارض کی وجہ سے سفر بھی کم ہو گئے ہیں۔اللہ پاک معاف فرمادیں کم ہمتی ہی اس کا بڑا سبب ہے۔اس لئے اب یہ سوچا ہے کی مقام پر یعنی جامع مسجد نقشبندی ہی میں زیادہ وقت گزاروں۔طلب وہمت والے اخلاص کے ساتھ یہاں آتے ہی رہتے ہیں، جن کے اخلاص کی برکت سے انشاءاللہ نجات کی صورت بن جائے گی۔کبھی کبھی بشاشت وہمت اور موقع محل کے مطابق سفر بھی ہو جایا کرے گا۔حلقے بھی اجازت یافتہ احباب ہی کرایا کریں، میں بھی کبھی بلا انتظار واہتمام کہیں کہیں حاضری دے دیا کروں گا۔جو حلقے تو اجازت یافتہ احباب کے ہاں ہیں وہ مستقل مزاجی سے اپنی اصلاح کی نیت سے خود ہی کرائیں۔جن حلقوں میں اجازت یافتہ احباب نہیں ہیں وہ اپنی محبت ومناسبت والے اجازت یافتہ احباب سے اپنی ضرورت سمجھتے ہوئے منت سماجت سے کسی نہ کسی کو بلوالیا کریں۔معاملہ اللہ العزت کے ہاتھ میں ہے جب بھی جہاں بھی اللہ العزت کے لئے مل بیٹھیں گے اللہ العزت تربیت کا انتظام فرمادیں گے۔

آخر میں گزارش ہے میں چونکہ زندگی کے ایسے موڑ پر پہنچ چکا ہوں کہ اب اللہ پاک کی طرف کامل یکسوئی کی اشد ضرورت ہے اسلئے میرے پاس اپنے دنیوی معاملات وتنازعات نہ لائے جائیں۔ایک دوسرے کی شکائتیں بھی میرے سامنے نہ کی جائیں۔میں چاہتا ہوں کہ سب کی طرف سے صاف دل لے کر رخصت ہوں۔ہاں تزکیہ نفس یا تصفیہ قلب کے تعلق سے کچھ پوچھنا ہو تو میں دن رات حاضر ہوں۔اس کے علاوہ مجھے معذور سمجھا جائے۔میری سب کے لئے دلی دعا ہے اللہ پاک اپنی کامل محبت ومعرفت نصیب فرما کر آپس کی رنجشوں کو ختم فرمادیں۔تزکیہ کی اس مبارک محنت کو پوری امت میں رواج عطا فرمادیں اور جہاں بھی یہ محنت ہوری ہے اللہ پاک مزید برکتیں عطا فرمادیں۔

فقط والسلام

بندہ مقبول احمد عفی عنہ

مؤرخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۰۸ء